

پنج

پشنہ نوڑہ

R.F.

۱۲ رمضان ۱۳۸۶
مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۶۷

تحریحات

دارالعلوم و مکمل علم

دیوبندی
محمد محمد احمدی
معاذیں - مسجد الدینیہ ندوی

پندرہ

سات روپیہ

دو روپیہ

منوس
ب کو
کاہر کی
از تبدیلی
ناظرات
بیت
اداں
کوچاہا
اداں
جنت
ایخ
ہسحقان
بلطف
بت

Regd. No. L. + 1981

Phone No. 22940

TAMEER-E-HAYAT
(FORTNIGHTLY)
DARULULOOM NADWATULULAMA LUCKNOW (INDIA)

دارالعلوم ندوۃ العلماء کا سیتھ اکرم رضا صاحب

قصص من سیدنے نلاطفہ صفات

اللهم علیک السلام علیک ندوی
اس کتاب میں اکٹھنے والے کتب کے حصول پر اس ایام تبلیغ و نصاب کے
چیزات کا سچ لکھ کر ایسا بکار رکھا ہے اس کی وجہ کا جو ہر یونیورسٹی میں تصریح ہے
ہے دوسری طرف اپنی اسلام کے واقعات ملکہ ملک کا سمجھنا سلسلہ نہیں تھا کیا
لیکن کتاب کے فیروزی اصل خود کو ہلکا سکھنی پس فتحے پڑ جاتی ہے، اس
بس کو کتاب کیوں میں جویں حصل کا ہوں سے دیکھا یا ہے!
تیمت حصالوں ۵۰، حجم ۵۰، صفحہ ۵۰

القدیم الشان قیامت

اللهم علیک السلام علیک ندوی
اس کتاب میں اسلامی تائیق و نماہدی خیتریں، جہالتان کی مسلمانی تائیق اور
اسی تائیق کے علاقے ایمان، اسلام اور جہالتان کی تائیق کا تعلق، شہر وی
باد، نہاد، خانہ و خانہ، قشیل آئندیں، ایک ارشاد کی
گئی ہے، میں بتیوں سے غالی تہذیب اور کیفیت تہذیب اور ایقتضائی طرف دری
کل ہو یہ کتاب ہر یوں جویں حصل کا ہوں سے دیکھا یا ہے!
تیمت حصالوں ۵۰، حجم ۵۰، صفحہ ۵۰

محاجات

اللهم علیک السلام علیک ندوی
اس کتاب میں ایختت نے ان مہاذ و مکاروں کا احتساب کیا ہے جیسا کہ اس
اسکا کمی پر افت کیا ہے اور جو احتجوں کے احتساب میں داخل کرنے کی اوقیان ہے
آنی خصوصیات کے لئے اس وقت تک اس کو اپنی کوئی کوئی ایجاد نہیں
بلکہ دوسری آنکھوں کا حوالہ ہے، مولیٰ الرؤی کی بڑی تعداد کے علاوہ لفظ، عایشہ
گلت و پیغاب اور ملک ایزویو شیوں اور بہت سے کاملوں میں داخل انصاب ہے،
شام کے کاملوں میں بھی داخل انصاب ہے۔
تیمت حصالوں ۵۰، حجم ۵۰، صفحہ ۵۰

منشورات

اللهم علیک السلام علیک ندوی
اس کتاب میں ایختت نے ان مہاذ و مکاروں کا احتساب کیا ہے جیسا کہ اس
اسکا کمی پر افت کیا ہے اور جو احتجوں کا احتساب کیا ہے جیسا کہ اس
کسی مہاذ و مکار کی ایجاد کیا ہے، مرت نیوی، ایقان، اسلام اور جہالتان کے ایجاد
یہ کل ہو یہ کتاب کے لئے کمالیہ ایمان و مہاذ اور جہالتان کے ایجاد
نحوی کے ساتھ خروجی اور غیرہ کی خالی مہاذ اور جہالتان کے ایجاد
انصاب کیا ہے۔ تیمت حصالوں ۵۰، حجم ۵۰، صفحہ ۵۰

Cover Printed at Nadwa Press, LUCKNOW.

سالانہ بیانات روپے
ششمہ ہی چار روپے
فی کاپی ۳۰ پیسے
بجذہ حاکم غیرہ (جوینڈاک) ۳۰

لعلہ حی

پندرہ روزہ لکھنؤ
جلد نمبر ۲
شمارہ نمبر ۲

شبہ تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

پنجشیر ۱۲، رمضان المبارک ۱۴۸۶ھ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۶۶ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ندوۃ العلما اور اس کا مستقبل قسط دوم

امولانا سید ابوالحسن علی ندوی

زاد کے انقلاب، عالمگیر قاد، مُخْرَج آدم ساز، مردم گر شفیتوں کی نیایا بی، معاشر زندگی کی بلندی، اور زمانہ کے فطری تفاہوں، اور زندہ حقیقوں کا حوالہ دے کر اس کی بآسانی تو جیہے کی جاسکتی ہے، اور کام کرنے والوں کے لئے عذر تلاش کیا جاسکتا ہے، لیکن دوسرے یہ ہے کہ اس سب کو تسلیم کر لینے کے بعد بھی ہم کو اپنی بے تاثیری، ناکامی، اور اگر بے عالی نہیں تو کم مانع اعزوت کرنا چاہئے اور میں کھلے دل سے اپنی طرف سے اور اپنے مقام کی طرف سے اس کا اعتراض کرتا ہوں۔

اس فکر انگریز صورت حال کو روکنے کیلئے اس کی تیز زمانی کو کم کرنے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت تھی، ایک حقیقت پسنداد یہ کہ جو اس مدد میں اور اسی انتقام ایک انتقام ایک انتقام کی نظر نظر کی، جو اپنی تمام دلخواہ قدریم خصوصیات کو محفوظ رکھتے ہیں اس نظام تعلیم کو زندگی کے ساتھ ہم آپنگ بنائے کے، اور دن کی ساری اوقات دروح کو باقی رکھتے ہوئے نہ اس کے صرف جائز اور وابحی مطالبات کو پورا کر کے، میرا یقین ہے کہ نہ صرف ہمارے دینی نظام ناکافی، امام مسیح اسکی پوری ملاحت کے، لیکن اس کے لیے جس جرأت، استقامت، دولہ، کار، اور لذت کردار کی ضرورت ہے، کم کے کم جیسا اپنی عمر اپنی محنت کے مرد پر اس سے خاری ہوں، اور اس کے لئے مکسی نہ مرد غیب کی ضرورت ہے، پھر جب کہ رفاقت، وقاون کے لئے صرف وہ سرداران اور ائمہ نہ مہیا ہو جسے مشکل تدبیم درست کو باقی رکھا جائے تو اس کی دشواری اور بھی بڑھ جاتی ہے، لیکن اس سے انکار نہیں کہ اگر کوئی شخص آگے میدان میں اک اس عظیم کام کا پڑھہ اٹھائے تو اس کو مشورہ دیا جاسکتا ہے، اور اس کی اعانت سے دریے نہیں، ووسر اداست یہ تھا، کہ کوئی ایسی انقلاب انگریز شفیت میدان میا آتی جس کا عزم و یقین، شفت دانہاں، جس کی رد عملی طاقت، اور جس کی سحر انگریز شفیت ہر طرح کے موافع پر غالب آتی، اور جس کے ساتھ نفس کی کمزوریوں، اور زمانہ کے تفاہوں کا بادل چھپت کر دہ جاتا، پاری یعنی تاریخ کے ہر دو اخبطاط کے سے پر ایک ایسی بجدواد شفیت ساختے آتی ہے جس نے ہمارے تکمیلی نظام میں زندگی کی تحریڑوں پر جو چونکہ دی ہے اور زندہ رہنے کی نی ملاحت اور اعتمان پر ایک ایسی بجدواد شفیت ساختے آتی ہے اور جس کے ساتھ سرگرم سفر ہو گیا، افسوس ہے کہ نہ صرف سندوچہ العلماء، بلکہ پوری دنیا میں اس کے ملنے پیدا کر دیا ہے، اور علم کا تھکانہ تباہ پھرنسے جوش، اور نہ عزم کے ساتھ سرگرم سفر ہو گیا، افسوس ہے کہ نہ صرف سندوچہ العلماء، بلکہ پوری دنیا میں اس کے ملنے پیدا کر دیا ہے، اور اس کا کچھ بت بک اپنے وجہ کو باقی رکھنا اور اس پستراع کا تند تیر جو نکوں سے محفوظ رہ جائے اور ہر ضریب بلکہ ایک طرح کا مجرم ہے۔

موجودہ حالات و ضروریات کا تھانہ تھا کہ کم ندوۃ العلماء کے فضلاء اور ایسا دارالعلوم کے طبقہ میں سے کوئی آگے بڑھتا، اور اس پار کو اپنے کام میں جو دیں اور کام اپنے کام انجام دے سکتے، لیکن ایک طرف ایسا تدبیم نہ اپنی اور علمی کے ساتھ کمی کا پھر کا دیکھ پسی اور شیفٹ کا اپنارہ نہیں کیا، ان میں سے کوئی کو زان ترقیات و تحسین کا علم ہے جو اس مدت میں وہ نہ چیز ہے، اور ان مشکلات اور تشویشیں انگریز پہلوؤں کا جو تحمل کے لئے اچھے

شانِ ایمان

از روئےِ انجیل و قرآن

از مولانا محمد اسماعیل صاحب سندھیوندہ

حَامِدًا وَمُصْلِيًّا
لَهُمْ“ جبلپور کے باہم ماه جنوری
اپریل ۱۹۶۶ء میں جناب پا دری
برکت اللہ صاحب کا ایک مخصوص
بنوان ”مسیح ابن مریم کی شان
او رشیدت انجیل دست آن“
شان ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے
دو باتیں ثابت کرنے کی کوشش
کی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام
مزاں اللہ - خدا تعالیٰ جیسا
کہ حضرت مراد حنفی میں
دو نوں کے انطاوط ہر کہ دھم
پر ہاف طور پر واضح کرنے
میں کہ لامہ اللہ نے صرف
رسول خدا تعالیٰ ریو خا^{۱۴}
بلکہ آپ اہلی اصل
تھے اور خدا ہی سے خدا
اصل دبر تر ہیں۔
پادری کی صاحب نے اپنے انداد
عقیدوں کے ثبوت کیلئے نہ صرف اگر
سے بلکہ قرآن مجید سے بھی استشهاد
ہے اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی
کہ سیعیوں کے مندرجہ بالا عنوان
جو اہل اسلام کے نزدیک غلط ہی
در حقیقت فرقہ قرآن مجید سے بھی
ہیں اس لئے اہل اسلام کو انہیں
کرو جائیں۔ پادری کی صاحب موصیٰ

دُور میں سے دور۔ حدایت وحدت
دبر حق کے کلر تھے جو سپکر
انانی میں جلوہ گر ہٹے
ع بحمد اللہ رب طہت باطلق مقید را ۱۰

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
مسلمانوں کا عقیدہ کیا ہے۔
کہ اس کے متعلق تجھی بہت سے
کو غلط فہمی ہے اور وہ سمجھتے
مسلمان حضرت یحیٰ علیہ السلام
متعلق صفات اللہ کوئی تو زین آم۔

حد میتی صاحبان کے بشری مارٹن اسٹی
ٹپٹ آن اسلام اسٹڈیز جبلپور (ایم پی کیبلن
سے یہ رہا ہی رسائی نکلتا ہے۔ ہر ادارہ کا مقصد
یہ طالبِ حرمی گیا ہے کہ مسلمانوں کو مسیحی دین پر
مسیحیوں کو اسلام سے داتفاق بنانا، لیکن درحقیقت
اسلام مقصد مسلمانوں کو مسیحی بتاتا ہے۔ ۱۲

رکھتے ہیں حالانکہ مسلمان اس
ست بالکل بہری ہیں۔

حضرت علیؑ علیہ السلام کے متصلق
اپل اسلام کا عقیدہ ۵

حضرت علیؑ سینے علی بینا
علیاً الصلوٰۃ و اسلام کے متصلق جملہ
اپل اسلام کا عقیدہ ۵ یہ ہے کہ موسیٰ
اک پڑے درجہ کے منی اور رسول

میں اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی کتاب
جس کا نام انجیل شریف ہے
نازل فرمائی تھی، مجزات
شرف فرمایا، خلاصی کہ دہ
تعالیٰ کے مقرب و محبوب بندہ
اور اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول
ہیں لیکن ہمارے نبی کریم محمد صلی
صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ ان
سمی بہت بلند و برتر ہے ان کی
محترمہ حضرت مریم یا رسول نبی اللہ
سمی ولیم کامل مرتبہ صدیقیت

فاسد اور احمد عالم اس طریب
ہیں، جن کا درجہ بارگاہ الٰہی
باندھ دفعہ ہے۔
ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت
علی بنیا علیہ السلام کی پیدائش
خارق عادت طریقہ سے ہے
ہوئی اور آس مذووج قدرت الٰہی
نمودہ بنکہ حضرت مریم صدیقۃ
عنہا کے مقدس بطن سے پیدا
کر لیا، کر متعلق ع

اعضل و برتر ہیں۔
پادری صاحب نے اپنے ان دونوں
عقیدوں کے ثبوت کیلئے نہ صرف انہیں
سے بلکہ قرآن مجید سے بھی استشهاد کیا
ہے اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کیا ہے
کہ مسیحیوں کے مندرجہ بالا عقیدے
جو اہل اسلام کے نزدیک غلط ہیں،
در حقیقت قرآن مجید سے بھی تابت
ہیں اسلئے اہل اسلام کو انہیں اختیار
کرنے چاہئے۔ پادری کا صاحب موصوف

کا پورا مضمون انہیں دو توں مسلوں
کے مخواہ برگردش کر رہا ہے، ان کے
دلاک دلک پر کلام کرنے سے پہلے
میں اس کا انظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ

حضرت عینیٰ علیاً اسلام کے متعلق
مُسلمانوں کا عقیدہ کیا ہے۔ اس لئے
کہ اس کے متعلق بھی بہت سے صیادوں
کو غلط فہمی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ
مسلمان حضرت یحیٰ علیہ السلام کے
متقلّت ساتھی کو یہ تو جن آمر تسلیم

کوائف دارالعلوم

السميع ما ينذر

رضاخان المیارک کا مخدوس مہینہ ہر، بندروں کی علاعنتوں اور عبادتوں کی بجائے
کارنماز ہے، بسارک پس وہ شناص جنہوں نے تایا ہم ذکر دنلا دت، نواشل د
شب بیداری میں گذارے، اللہ تعالیٰ کے کرم بے نہایت سے ترقی ہے کہ تم
جیے کوتاہ دستوں کو بھی اپنے محبوب بندروں کے طفیل محروم نہ فریانے
گا۔

دارالعلوم میں تحصیلات کا سلسلہ میں رہا ہے طلبہ کی سہولت اور علم و تکمیل
کے لئے اس شمارہ میں درجات ثانویہ کے امتحانات کے نتائج شامل ہوئے
ہیں۔ الشاء اللہ العلیم شمارہ میں درجات علیا کے نتائج شامل ہوئے ہیں کیونکہ
کے خواہشمند جدید طلبہ جب تک دفتر سے کوئی اخراج وظیفہ
وظائف کی منظوری کی انکو نہ مل جائے زحمت سفر برداشت زکریا ،
منظوری حاصل ہونے سے قبل اخراج کیلئے آئینی صورت میں خواہ مخداد سفر کی
زحمت کا سامنا پوگا۔

وہ مدرسہ کھلئے ہی بلا تابخیر دارالعلوم پہنچ گایا۔
اضافہ فیس خوراک ۶۰ تعلیمی سال سے دارالافتاق احمد میں مقیم طلباء
فیس خوراک بھائے ۲۵ روپے کے، سر و پیٹے ماہان یا سیکی نیز زیرِ نمائش میں بھی اسی حجا۔
مک اس وقت جس نماز ک دعائی خلفتار سے دعا ہے اسکا کوئی بھی گونہ نامہ
سے مختص نہیں، جناب ناظم ہما۔ ندوۃ العلماء کی جانب سے ملک کے مختلف روزانہ میں
اور سخت روز ۱۵ اخبارات میں اپیل بھی نظر سے گذری ہوگی، حب دستور مختلف مقامات
پر حضرات اساتذہ کرام اور سفراء در وانہ ہو گکے ہیں۔

اجنبی گلکتہ کی اعلانی عرض ہے کہ مولانا محمد ظہور حاصلب ندوی اتنا ذمۃ
لکھنؤتہ | دارالعلوم گلکتہ پرورش چکے ہیں۔

لئے پڑھنے سے بھی مدد و رہ گیا ہوں ،
بشكل استنط کر سکتا ہوں ، طبیعت
کا انعام ، اور صرف بڑھا جا رہا ہے
حضرات ارکین اور مجلس انتظامی اور
اس لذکری کسی طریق جاری ہے۔

انہوں نے کبھی یہ سلسلہ کرنے کی رفتار
گوارہ نہ کی کہ اس کے معارف کس طرح پورا
ہو رہے ہیں اور اس کے لئے کہن کیں کس طرح
اس کو چلا رہے ہیں، الیس صورت
مختلہ تر ہے مگر یہ کسی لمحہ خناقت

میں نیقا ملت اور مسلمانی کے لئے جتنا وہ
دریس تھا رانہاک اور لیکسونی کی فروخت
ہے اس کی اس خلائق میں کیا امید کیجا سکتی
ہے جو چند شخصیتیں کسی نہ کسی طرح اس بار
کی متحمل ہو سکتی ہیں وہ اپنے اپنے کاموں
میں مشغول اور دوسرے را دراویں یا انکر کر کوئی
ذمہ دار ہیں۔ ارکانِ نہادہ، نیماہ کے
متخلق بھی جو خدا کے فعل سے کس کے چڑھے
درگز بزیدہ استخناص ہیں، یہ ہت ارب کیا اعقر
بنتی کی جرمات کرتا ہوں گے باہر کے تقریباً
ناس ارکان میں ان حضرات کی تعداد ۴۳۴

اس کا کوئی حل سوچتے، اور اس ادارہ
کو زصرف محفوظ رکھنے بلکہ ترقی دینے کا
منصوبہ بنائیے جو نہ صرف ہمارے اہل
کی بہترین ذہانتوں اور محنتوں کا حامل
بکریت کی ایک عنودت ہے اور ب
ادارے اپنی جگہ پر معنید اور قابل حضرت
ہوتے ہوئے بھی اس کا بدل نہیں،
زیادہ نہیں، جو اپنے مقامات سے سفر
نہیں، زحمت ہر داشت گر کے اس کے انتظامی
رسویں میں جو سال ڈیرہ سال کے بعد
کا کرتے ہیں، اشہد ن لا سکیں بعض حضرات
بندہ اسے رکنیت سے اس دقت تک ایک
رجھی تشریف نہیں لاسکے، اسی کس میری
حالت میں دارالعلوم کے اس امندہ جس

بے بست سا سو دام برہتے یں اور اس
کے کارکن جتنا بھی وقت دے رہے ہیں
اور ان کی کوئی چوٹی کو شرعاً بکار جائے
بھی نکل رہا ہے وہ بھی حیرت انگیز اور
تسبیح خیر ہے، اور اس پر وہ دعا و مہمت
افراطی کے ساتھ ہے، میری صحت اور حالات
کا تقدیر فدائی سال سے تھا کہ کوئی دوسرا
شخصیت بھی میں تھوت سمجھا ہو اور مہمت
بھی دوڑھا ڈھا کے تھا اور
ذہن تعلقی بکار ان کی نظر و اشارت کا
خوبہ و نذوق کیستی ہو، اور اسی کو موجودہ
حالات میں صحیح راستہ سمجھوئی ہو، فخر وہ
کہ یہی معروف و متمم ہو کہ اسی بارہ کو
سبتیاں ہیں، اب اوپر ایک سال سے میں

بچلائیں یہاں کے خاص خدام (راخفات) صاف
کرتے ہیں۔

نام صاحب اخنا مخطب میں جسے سمجھ دیا
پر تور سلطان اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک یعنی یہ تو پیش
منہ سکردار قائم سلطان اللہ علیہ وسلم کی جانب سعیر
دیتے ہیں وہ عجیب منظر ہوتا ہے جس وقت اس
کا تصور کیا شاہد ہوتا ہے کہ حضور یوسف
آرام نہ رہا اور آپ کے دونوں خلماں جن کے
بعد میکے بعد دیگرے خطب میں نام لئے جاتے ہیں۔
یہیں جو خواب ہیں اور خطوتی یہیں جن کے
نام لئے جاتے ہیں ان میں سے اکثر یہیں چند گز

رمضان المبارک کے چند

صلحتیں الٰہ طیبہ کے محبی

مولانا سید محمد شاہی حسینی مدیر حضوان لکھو

قیام ہیں ہے جو تلاوت میں ہے وہ ولیا، ای
تلاوت میں مشغول ہے، بازار میں چہل پہل
کے نام طلب پر بیٹھ ہے آسودہ غارک ہیں، یہی
وہ سجد بنو کا ہے جہاں حضور سنتون کے
سبارے اور میر بنوی پر خطبہ ارشاد فرماتے
ہیں، اناب باقون کا خیال کر کے وال پر عجب
اڑھتا ہے اور سمجھ اور اس کے خطب میں ایک
نیا وجہ اور نیا کیف پیدا ہو جاتا ہے۔

(۳۴) حسم بنوی میں تعاہد ہے کہ ہمیشہ

تھوڑی کی بھگ اذان ہوتی ہے، ربطان المبارک میں

پوری درات حرم بنوی کے بعد دارے کھلے رہتے ہیں
اور باقی دونوں میں نماز شاکے بعد دارے بند

ہو جاتے ہیں۔ آجھل عربی وقت کے کافر میں سات

نیجہ بنوی کی اذان ہوتی ہے، اور پاچوں میانہ دن
پر پسکون فضیلہ قریب ۱۰:۰۰ وقت تک

خوش اخوان مودوں کی ادائی جو تم کے ساتھ
دیجاتی ہیں جو تھی، تھی ہیں، یہ اذان دفنان المبارک

میں سحری کی علامت ہے، اس کے علاوہ سمجھی

کی دوسری علامت جو دوسرے بندے والوں کیلئے
ہوں یا آجھے ہوں)

اذان ہوتے ہی نام دروازے نمازوں
پر ٹھنڈے والوں کی رجن میں کچھ نماز میں مشغول
ہیں اور حنبد تلاوت میں صرفت ہیں آذانوں
سے پڑھو گئے، ادا کے قدموں کی آراء میں گھریں
تک آرہی ہیں، سنجھوں کا عام رواج ہے، اور

شخص کے ہاتھ میں تیسی نظر آئے گی، اسکے پوٹھے
جو ان مرد دعوت مکون دو قارے پتے نظر

اور قرآن نام مشغول تلاوت ہیں۔ سجد بنوی
آیش گے، عایی ہو یا عالم، ایک سموی اسپاپا
ہو یا برط سے بڑا جھدہ دارب بارگاہ بنوی

میں ایک ہی باب میں نظر آئے ہیں۔

ام صاحب ایک مرد مار اسما بسما
برگ ہیں، عمر تقریباً ۷۰ سال ہے، بندھی عالم

کو کس طرح اس کو جگد مل جاتے۔

خدا یا یہ تیرے بندے عجیب دغرب
و مذاہش۔ مجھ کے دن حرم بنوی کے قسم اور

دلے کا کوئی کمال ہے اس طرف پیدا ہوئوں
کو دوسرے دلاتے ایک ایسا یہ موجہہ باہم
ہے۔ مگر ہر امتیاز فضیلت اور کمال ہمیں ہوتا
ہے۔ اسے کمال ظاہر ہوتا ہے پیدا کرنے والے کا
یعنی حق تعالیٰ جل شادِ کی قدرت عظیمہ کا ایک
نوونہ اس شکل میں ظاہر ہوا مگر اسے حضرت عیسیٰ
علیٰ اسلام کو کوئی فضیلت نہیں حاصل ہوئی۔
محض اس بنا پر افضل کی دوسرے انسان پر کوئی
نو قیمت حاصل ہوئی ہے۔ انھیں جو فضیلت
بہت سے دوسرے انسانوں پر حاصل ہے اس
کے دو سکرا باب میں۔ ان کا دلالت خلاف
عادت طریقے سے ہوتا، اس فضیلت کا سبب نہیں
بسا کنا، حوز فرمائی کہ مردے کا زندہ ہو جانا ایک
خارق عادت واقع ہے۔ ”باقی“

بعیه، ”الحاد“

”تعلیمنا الایمان مشعتعلمنا
القرآن“ جو حسن علوم دینیہ کے تعلیم

میں سریعہ چھوڑ دے گا وہ خاہ
دعا سر اہمناخ سے گستہم ہو گکہ

وہیکا ہو جائے گا، کتاب میں نے یہ
بھی اشارہ کیا ہے، دنیا دی اور عصری

علوم کا یہ رتبہ نہیں ہے اور اس میں
ترقبہ کے لئے یقین دادخانہ مزدیس نہیں

بلکہ ان میں اکثر تک دیوب کے قلمام
یہیں اسی لئے ان کو علم دینیہ کا درجہ

رینا ہو یقین پر بنی ہیں میکہ نہیں ہے
اللہ تعالیٰ نہ تاتا ہے۔ ”یعلیٰ اسلام

ولادت سچ“۔ کی دلالت ایک خارق عادت

ظریفے ہوئی یعنی آپ بغیر باپ کے پیدا نہیں

کی بو عرض نہیں تھیں، موجودہ عرف اور تہیں
شہد باہمی شریف کے مضمون کی ترقی کیا ہے کہ

”اس نقطہ نظر سے ابن مریم کو دنیا کے
کل ان لوگوں ہادیوں نہیں پر فوتیت

اور تقدم حاصل ہے اور ابن اللہ

”حق البشر انسان اور افضل الناس
ہمیشہ سمجھا ہے ہیں۔“

سوال یہ ہے کہ پادی صاحب نے یہ تو کس

اصول کے ہاتھ نکالا ہے۔ بغیر باپ کے پیدا
ہوتا فی نفس ایک امر خارق عادت تو کہو ۶
مگر کوئی فضیلت کی چیز نہیں ہے نہ پیدا نہ

میں مشرک اقوام کی محبت اور بپور کی
مناقب چالوں کی وجہ سے آیا۔ موجودہ باہم
ہے۔ مگر ہر امتیاز فضیلت اور کمال ہمیں ہوتا
ہے۔ اسی امتیاز ملما ہے تو یقیناً یہ سخرین یہود
کا ارشتہ جنھوں نے مسیحی مسیح اور عیسیٰ
کرنے کے لئے اسے ان کتب مقدسہ میں داخل
کر دیا۔

قصہ آن مجید سے غلط استدلال

پادری صاحب نے اپنے دعوے کو قرآن پر کوئی
سچے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن یہی
کوشش ہے جس میں ناکامی یقینی ہے، چنانچہ
یاد ہوں مخالف ایکیزی کی کوشش کے پار کا صاحب
بید بعینہ ہے ہمارے ہم سول اللہ علیٰ اسلام کی
نامہ کو دیا گھا اس میں کہا تھا کہ قرآن مجید سے محدث
نہیں ہے دہ کہا ہے اس کے مقابلہ کا شکار نہیں
اوہ سفیہ دو لوگوں سے حاختت کی کوشش
ہماروں سے لاکھوں اور لاکھوں سے کر دڑوں
میں مقول ہناروں کے ساتھ صحابہ کرام کے نمان
کے کر آج ہمکاروں کا کسکے اور اس کی
حاختت کے ساتھ میں مسیحی اور دلہانت شافت
ادا اس کا اہتمام یہ ہے پیغمبر ایک دشمن اسلام
کو سچی ایکی حاختت اور تقطیع کرنے پر بد
مجوہ کر دیتی ہیں۔ یہ کہ دنیا میں کوئی کتاب
کی افضلیت سارے چہاں پر ثابت کرنے کی
ایسی موجودہ نہیں ہے جس کے ایک ایک حصہ
کوشش کی ہے۔ اس کے بعد ان کی الوہیت
اور ایک ایک شریٹ کی حاختت کا، اس کا گھنٹ
بھی اہتمام کی گئی، اور جو اس طرف معمن ہے،
قرآن مجید ہے وہ واحد کتاب ہے جو عدیان گزر
وستہ آن مجید سے فلٹ استدلال کیا ہے۔

فضیلت میک علیٰ اسلام پر غلط

استدلال

پادری صاحب نے اپنے مضمون کی ترتیب یہ کہ
کوئی ایکی حاختت اور تقطیع کرنے پر بد
مجوہ کر دیتی ہیں۔ یہ کہ دنیا میں کوئی کتاب
کی افضلیت سارے چہاں پر ثابت کرنے کی
ترقبہ کے لئے یقین دادخانہ مزدیس نہیں
کیا جائے، بلکہ اسی لئے ان کو علم دینیہ کا درجہ
یہیں اسی لئے ان کو علم دینیہ کا درجہ
الہمیہ سے موصوف ہونا ذکر کیا ہے اور ہر جگہ
قرآن مجید ہے اور جو اس طرف معمن ہے،
جاتے اور عالم یہی سینکڑوں انتسابات آئے کے
باد جو قطبی اور یقینی طور پر محفوظ ہے۔

وَلَادَتْ سَچَ - کی دلالت ایک خارق عادت
شہزادی کا تقدیم کرتا ہے لیکن اکتوبر آٹ ایکی
کی بو عرض نہیں تھیں، موجودہ عرف اور تہیں
شہد باہمی شریف کے مضمون کی ترقی کیا ہے کہ
کل ان لوگوں ہادیوں نہیں پر فوتیت

کہ کس کا تعلق اس کی تقدیم حاصل ہے اور ابن اللہ

”جس کلہ سو اور پا دیکا طا جس نے موالیہ دیا ہے
وہ مضرت میکی طلیل اسلام کے مغلان اسلامی عقیدہ

ہے بے قرآن بھی نے موالیہ دیا ہے میں ایک شریف ایکی
اصلی تقدیم کے مغلان میں تو ایک پر فوتیت
میک کے ہاتھ نکالا ہے۔ بغیر باپ کے پیدا
ہوتا فی نفس ایک امر خارق عادت تو کہو ۶
مگر کوئی فضیلت کی چیز نہیں ہے نہ پیدا نہ

کے بیٹھے ہیں، اسی طرف ان کے لئے
داروں سے پڑھنے والے ہیں ہم اور
سمی کی کاناؤک مہرجاں جن کو یہاں
رسہرے۔ کہتے ہیں تکمیلی کے
بگوں میر کرہا ہیں، مزبب گھنگٹہ
ڈیڑھنگٹہ پہنچنے والے ہیں
شہر موت نامنگہ کا نام ہے میرزا
البے لائیے تو لے دیاں انکھوں پر
یہ مرجاں خاتے ایک ایک باقی
پاپ پاپ چہ چھر مرجاں انکھوں
ہماروں ہوئے آئے ہیں اور ہم
کے اندر کو جاتے ہیں۔ روزہ دار
سے مرض روکنے والے ایک ایک ایسا
کراپے پاس رکھ لیتے ہیں۔
خرب کا وہ فتحتے قریب تر آتا
جاتا ہے اور سب بھر جاتی ہے۔
صحنی دلائل مٹالیاں بیٹھی ہیں فشار
کا سامن جس میں عام خود پر انکھوں
بیٹھتے ہیں اور کھاہے اور سانحہ
دیکھنے والے شریں جس کا پانی برت
کے اندر ہتا ہے۔
دن بھر کارروزہ، دن بہت بڑا
گری کی شدت، سرپ کا قرب،
سانتے مٹھے سترے، دین منٹ
باقی ہیں، پرخی بے پیچی سے مٹھے
آنکھیں خاروں پر، اور کان مونڈی
کی آزادی پر، اور ازان مونڈی
کی تحریکیں شریں کے ہاتھ
دین بھر کارروزہ، دن بہت بڑا
گری کی شدت، سرپ کا قرب،
سانتے مٹھے سترے، دین منٹ
باقی ہیں، پرخی بے پیچی سے مٹھے
آنکھیں خاروں پر، اور کان مونڈی
کی آزادی پر، اور ازان مونڈی
کی تحریکیں شریں کے ہاتھ
دین بھر کارروزہ، جملات اس وقت
ہوس ہوئی ہے وہ تحریر میں ہیں
آسکتی،
(۵) آئیے آج آپ کو سجدہ نوی
کی زیارت کریں۔ آپ باب مجیدی
جو گنہ خضری کے میں ساختے ہے دہل
ہوں، عصر کے دنستے، نمازہ ملی
ہے جاتے دنستے باپکے ہیں۔ اس
دین طرف سے چنانچہ کیجھ دیتے
رسات ایک عمر سیدہ عالم تھا۔
بیٹھے علمدادب دعائی کا درس
دے رہے ہیں، انکے کارگر دیتے
ہیں، ایک ترکی تو دھاری مارا کر
ذبای زور داد سے پڑھ رہے ہیں

ان کے ارد گرد بہت سے کوئی کھڑک
پرستہ ہے، یہ حدیث کا
کوئی ملکیں کرم ہیں، وہ مختلف
زیادہ دیستہ اور ممتاز ہے، ایک دس
عام فہم ہے، پر شخص اسے مستفید
کے بعد یاد رکھنے کی خاطر اسی طرف بڑھتے
ہو رہا ہے۔ یہاں افریقی کے ایک
وگ و غلکش رہتے ہیں۔ کہیں
عالم سید عبد الرحمن السودانی جو مد رسہ
دار الحدیث ہیں، دس سال کے ایک
صلی اللہ علی وسلم کے موابدہ شریعت
یہیں چلے یہ دیکھنے کے تاذ دیام ہے
کرتے رکھنے کی وجہ نہیں، دور دوڑتے
علادہ بہت سے عام ووگ تھیں میں
آدمی کھڑتے ہیں، آواز دن کا یا عالم
ہے کہ کان بڑی آواز مٹائی نہیں دیتا
کوئی تھا سلام پڑھ دہا ہے کہیں تھا
عام فہر باتیں، سماج کے حالات
تقریر پر جو حقائق آواز تیرتے ہیں۔
یہ دلوں طبق سب بڑے
یہ اپنی دلخلوں میں، وہ جنت
کسی کے صرف آنسو رضا مرد حلقہ
تو عبادت گزار دیا ہے بہرا ہے
رہے ہیں، سب کی انظری نیچی ہیں،
آوازیں آدمی ہیں، میسر نبوی سے
لیکر جوہرہ شہنشہ نکل جگد نہیں،
پوری جگ پر ہے۔
دہ دیکھنے ساختے باب لنا د
پادری اور بیت رکھ بیٹھے ہیں،
آن کے دوسری طرف تیرم تچے
عربی وہندی وجہا دی عورتی قرآن کریم
کی تکاوت میں مشغول ہیں بہت کی عورتیں
پھر سے بیٹھی تکاوت کر دی ہیں اور تیوں
میں مشغول ہیں، اصحاب مفت کا جو ترا
باب النبات ملا ہے اس پر قطار دن طار
اعوات (خوبے) اپنے شخصوں لئے
دالان میں وہ دیکھتے جہاں
میدتا ابو بکر رضا کا خود (جیوٹا درازہ
ہے) اس کے قریب ایک جاہنی تاریکی
پہنچ بڑی بڑی تسبیحیں لے لیتے ہیں،
کسی درجہ سے بھوتے قرآن کریم
پڑھتا ہے اس کے گردہ وہ تاریکی
جہازی، جادی، ترکی، شاہی اور
مصری گھریڑا لے قرآن تشریف
کرنے رہے ہیں اور بیرونی ہیں
رسات ایک عمر سیدہ عالم تھا۔
بیٹھے علمدادب دعائی کا درس
دے رہے ہیں، انکے کارگر دیتے
ہیں، ایک ترکی تو دھاری مارا کر
ذبای زور داد سے پڑھ رہے ہیں

ایکنٹھ حضرت سے	خوصی درخواست ہے
کوبل کی	رسات کرنے میں نایافر
رسات روانہ کرنے میں نایافر	سے نکام ہیں
"بیرون"	

بادھ کھان خواجه میر درد

ہم سمجھے کہ کس ہوں کی تک حستو کریں
تر دامنی پیش خستاری نجاتیو
سرتاقدم زبان ہیں پوش چوکم
ہر چند آئینہ ہوں پرانا ہوں نتوں
نے گل کو ہے ثبات نہ کم کو ہے اعتبار
کس بات پر چون! ہوں زنگ دبو کریں

درخواست بجانب رسالتہاب مولانا علی علیہ السلام

(اذ علامہ اقبال مرحوم)

شیرازہ ہو امکت مروعہ کا بستر
وہ لذت آشوب نہیں بھر عرب کی
ہر چند ہے بے قائلہ و راحلہ زاد
شیرازہ ہو امکت مروعہ کا بستر
وہ لذت آشوب نہیں بھر عرب کی
ہر چند ہے بے قائلہ و راحلہ زاد

اس راز کو بفاس کرے روح خدا
آیات الہی کا نگہداں کو ہر جب کیا

عمر کریل رسالتہاب عظیم آبادی

نیک کی بر جھیاں جو رکھے سینا سیدا ہے
یہ زم میں ہے یاں کوتاہ دی میں جھوڑی
مکدرہ یا مصفا جسکو دیون بھیجاں
امیدیں جب برصین میں ہیں اہ
کر دوت سے دل اپنا پاک رکھ لے خاتمہ یہیں

کر جس کو منہد کھانے ہے یہ آئینہ اسی کا ہے

کن قفس میں سجن گلتاں کی آرزو
کیوں آئے دل میں حشر کے سامن کی آرزو
برسون سے ہو چکے ہیں یہ فطرت سے ہنکار
زخم جلد کو اب نہیں — دل کی آرزو
جائز زماں کے دم سے ہے والیہ زندگی
کیونکر کروں میں صحیح بہتر اس کی آرزو
صال کی آرزو وہ تھے گرداب کر چکی
ٹوفاں بنیا ہے پھر کسی ٹوفاں کی آرزو
بزم یا آنکھت غم سے ہے مضطرب
ہمی ہوئی ہے۔ شخ فرزوں کی آرزو
ایک بیوقا کی دل میں نہتے دیدے ہے
پتھتے ہے مسیری ہے میں ٹوفاں کی آرزو
وہ دن گزر گئے کہ نہتے بزم تھی
اب ہے اسی شہر خوشان کی آرزو!

ہماری درس گاہیں

(قاری اریاست علی صاحب درسہ دارالعلوم شہر
منکر، فلسفی، زائد، مورخ، رہنمی، عالم
ہماری درس گاہیں قوم کے سارے جنی ہیں
مکر عوام ہو جاتی ہیں جب دین دیناتے
وہ سر یہ دی دلت کیلے ایک عاد نبھی ہیں

مرآن مجید کا علم احراق پروپیوں کے حقوق

محمدیون سے نگوائی مدد

دو مجاہدین یعنی بھی جسے ایک رات
اور ایک حدیث ہی ہے آپ نے ارشاد
بھرنا ہے پڑھا کر ہم تو دکا روزے کی تھیں
حد قدر خیرات کرتیں مگر زبان کی تیری تھیں
پڑھیوں کو ساتھ ہیں، تو گوئے اپنے آپ کا
حال صورت ہے بیان کیا تو حضور نے فرمایا
نزدیک ساتھیوں میں بہتر وہ ہے جو اپنے ساتھی
ان میں کوئی بھلی نہیں ان کو درج کیا تھا کی مزرا
کے لئے بہتر ہے اور پڑھیوں میں بہتر
وہ ہے جو اپنے پڑھی کے لئے بہتر ہے۔
حضرت مائتھے ارشاد فرمایا
کہ یہ میں نے مجھے پڑھ کے حقوق کی اتنی
اور صدق دیتی یہیں مگر پڑھیوں کو ساتھی
نہیں ہیں، اس پر آپ نے ارشاد فرمایا
یہ عاقول جستی ہوں گے لئے
حق نہ دلائی۔
در حقیقت پر ارشاد کے پڑھیوں
کا حق رشتہ داروں کے تلق کے تربی
تو قارہ ہرچہ کہ اس براہی اور گناہ کا درجہ اور
بطحہ جاتا ہے۔
آپس میں محبت کی ترقی اور تخلیقات
کی بہتری کا بہترین درجہ ہے یوں اور حکوموں
کا دیتا ہے، حضور مطلع اللہ علیہ وسلم خود اپنی
یہی کو اس کی تاکید فرمایا اور تھا، اسی
بنابر ایک دفعہ آپ سے حضرت مائتھے
دیافت فرمایا یا رسول اللہ مسیحے تو پڑھو
لحس بایج ب، اور پڑھو کے ساتھ یہ کہا
ہوا ہے اور جو ایک «مرے سے جس نظر
تریب ہے یہ حالت اکانتاب سے ہے زیاد
اسی حکم الہم کی تغیری حضرت مطلع اللہ
پیش کیا تھا اسی ہے اور اصطلاح میں انہیں
کو پڑھ کر جاتا ہے جو ایک دوسرا
تربیت ہے اسکی تیاری رکھی کرے
والبخاری الفتوی اور حادیۃہ
و البخاری الحجۃ دیتی دے جو ایک دوسرا
ہے الک ہے اسی ایضاً خلاصہ اور حادیۃ
بنابر حبہ فی حیثیت سے جتنا ایک دوسرا
یہی تربیت پر آپ نے فرمایا ہذا
کی قسم وہ مومن نہ ہوگا، مددگار قسم وہ
محدث نہ ہوگا، خدا کی قسم وہ مومن نہ ہوگا
محابیتے، اسکی تہذیب فرمایا کوون یا رسول اللہ
مشافی پر جو ایک دوست کی خوبیوں
سے محفوظ ہے۔ اس کی امداد و محبت کا فرد
پسندیدہ دیتے ہیں جو کوئی بڑا پڑھو
ایک بڑا پڑھو کے لئے ایک بڑا پڑھو
کا حسنام کیا ہے لیکن دس بڑا پڑھو سے
پڑھ کر بکاری یہ ہے کہ کوئی اپنے پڑھ کا
حضرت میتھے سے خدا اور رسول نے اس
کی بیوی سے بکاری کرتے چرخہ حرام
پڑھ کر بکاری یہ ہے کہ کوئی اپنے پڑھ کا
حضرت فرمایا تھی کہ اے ابوذر جب شوربا
پکڑ تو پانی فرما داد اس سے اپنے بھائیوں
کی خیر گیر کرتے رہو۔
ایک سلطان کی مردموت و شرافت کا
تفاقاً تھیں ہے کہ وہ خود آرام پر رہے اور
پڑھ کر بکاری کے لئے چرخہ حرام
قرآن کی انہیں نیلمات اور حضور مصلی
کی اس تاکید کا نیز تیجہ ہو گیا تھا کہ پڑھو
فرمایا۔ مومن وہ نہیں ہے جو خود سیرہ
اور اس کا پڑھو اس کے پیغمبر ہو کر بیٹھے
نمیں دوست و شیخ مسلم کی نیشنے پر
نہیں ہو گئی تھی۔
ایک بڑا پڑھو کا تاب الاب (۲۶) ترمذی
باب اجادہ فتح انجام سے میکھنے کی
حضرت عبد اللہ بن عمر نے ایک دفعہ
ایک بکری ذریعہ کی ان کے پڑھوں میں ایک
بہادری کی پوچھی کہ کبھی گشت بھیا ہے۔ کیونکہ
یہی نے رسول اللہ علیہ السلام مسلم سے تاہم
کہنے پڑھ کر بکاری کے لئے چرخہ حرام
تکمیل کرتے رہے کہ میں بکاری کر کیجیں
کہ میکھنے کا خدار بنا دیں گے۔
لئے گھا بخدا کا تاب الاب سے زیادہ
تریب ہے اسی سے مکمل کیا جائیں تھا کہ
جس کو دست کر کر کوئی بکاری کی حیثیت
کیا کر دیا جائے۔

اموی خلافت اور اطیا

ڈاکٹر محمد ضفوان علوی
لکھنؤ یونیورسٹی

کوئی بھی نہ تھا۔ طاہر ذوالیہین کے
ختہ کی کوئی انتہا نہ تھا اس نے
گوئے کہ کہا کہ ایسے وقت میں جسے
دست خواں چن دیا گیا ہے تھا کہ اس اطہار
کی خیالی صورت کی صورت کی زندگی
کے لئے کسی خطرناک ہے۔ کچھ ہی
دلخواہ۔ ابن ابی اصیبہ نے کہا ہے
کہ ابن اقبال معاشر کے دو افراد دوسرے
بنائے ہیں بڑی مہلت رکھتا اور نہیں
کرتے ہوئے بنائے ہیں تو اپنا شانی نہیں
ایسا کم کا انتقال ہو گیا تھا۔ چونکہ
ہبہ اسی پیشے سے متصل ہے اسی
حالت میں اس کے خانے میں نہیں
کام میں کام کر رہا تھا کوئی حرف آخر کہے تھے
کہ جسے کے باوجود حضرت امیر معاویہ
کام میں کام کر رہا تھا اور شخصی امر اخلاقی
ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دو دفعہ
کی محنت سے مسیب بھجا جاتا ہے پھر
ادھر سے کہا کہ اس نے بہت طویل طریقے
دوسرے کی بات ہے ہے کہ اس کے ہمچنان
دھواں زینتی آئندہ تک اس کا
ساتھ دیتے رہے۔ طاہر ذوالیہین
نے دیافت کیا کہ کتنی عمر پانی تھی
کہ اتر چیزیں ایکسو پانچ برس۔ طاہر
ذکر نہیں کہ اس نے اس کے ساتھ دوسرے
کے ساتھ مسیب بھجا جاتا ہے پھر
ادھر سے کہا ہے کہ اس کے ہمچنان
دھواں زینتی آئندہ تک اس کا
تاریخ کے برائی تھا۔ جس کا سلب
یہ پوچھا کہ اس نے اقسام دمل کی
نیفت تاریخ اپنے آنکھوں سے دیکھ
لی تھی۔

المکم نے اپنا زندگی میں پڑھے تو
کے علاوہ کہ تعلیم اس کے ساتھ
تعینی کے ۱۵ سے کہا ہے کہ ایک
دکھنے میں اور بیرے والد ایک مسیر
قزیری کی عرض سے دشیں جیں گھویں ہے
تھے کہ جلد اگر ایک جبراں کے طبق
کے پاس سے ہو۔ دیکھ کر کیا ہے کہ
وگوں کا ایک جم غیرہ کو ملے
کوئی کا طریقہ تھے جسے ہوئے ہے
اس بھیزیری سے اچھے قاءے وگوں
ہیں اپنی خلافت قائم کرنے میں پوکا
سے ہم دونوں کو دیکھ کر چلانا تریغ
کیا کہ اس سے ہے۔ طبیعی
وقت اپنے بیٹے ہیں کے ساتھ
پاکی طرف آ رہے۔ تو گوں کی
کثرت اور خود شفعت دیتے تھے
بلیسوں کی پکار ہوئی تو اتفاق سے

عبد الملک بن ابی جہر الکنافی
یہی ایک طبیب تھا جس نے اپنے
جعد الملک اپنے ہاں آنے والے رفیعی
کو مشورہ دیا کہ کتنا تھا کہ جب تک بیم
کی ہبہ ایسی اصیبہ نے بھی اس کا
ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دو فن
لب میں مہارت رکھنے کے علاوہ ظرف
و بحکم سے بھی گھری دبستگی لکھنا
میں جب رسل اللہ علیہ السلام علیہ وسلم
سے بھی گھری دبستگی کر رکھنے لکھنا
زمانے میں پڑھیا شہر سے حضرت امیر
عوادیہ کا زمانہ دیکھا اور اسکندریہ
ان میں ایک ابوالاکم بھی تھا جو غفاری
عطا کر رکھنے کے ساتھ ساتھ دوسرے
جعد الملک سے متعلق اور بہت سے اقوال
کی ترکیب میں دو دو مشتمہ
اسکندریہ میں طب کی قلمبی دیا
اسکندریہ پر پوری طرح مسلمانوں
کے خارج میاں بھی اس کی معلومات برائی
کا قبضہ ہو گیا، حضرت ہر بن عبد الرحمن
سے بھی اپنے اندرازہ پہنچا ہے
کہ مبتلا ہوئے ابوالاکم بھی ان
کے خارج میاں بھی مشرک بہت سی
و سیخ تھیں۔

ابن اثمال: اس سے انکار
ہنس کہ کیا جائے
کہ بنی امیہ کے دباری بہت سے اپنے
نے یہ تیک کہ امیر اسی تھا بسا کے سیجیا
دن عبد الملک نے ان کے بانہ پر
اسلام قبول کر لیا۔ لیکن جب وہ
باقاعدہ خلیفہ ہو گئے تو یہ کام بھی
تایاں افاضے کئے۔ یہ طبیب یونانی
ان ہی کو منصب کرتے ہیں کا غور
یا شامی انسل کے ساتھ ان میں سے مقاز
نے اسکندریہ کے طبقہ مدرسے
ابن اثمال سیجی تھا جو امیر معاویہ کے
شہر دشمن ہیں چوپانی اس دن
ذاتی طبیب ہو سیکا بھی شہر
رکھتا ہے جب امیر معاویہ دشمن
 منتقل کر دیتے تھے جس کے نتیجے
یا بدل الملک بھی خلیفہ کے ساتھ اسکندریہ
سیچ عظیت اور ہر لہزہ کی کاذب اسی
تھا سے اخونے اپنے ذائقے
اس امیر سے پہنچے کہ میں وقت
عہد کی کیلئے منصب کیا۔ امیر معاویہ
شامی پر طبیب معلومات پڑھا دیں
جس اسکل جیسی قوت حافظ کم ہے
جواب امیر سے کے ساتھ نہ کرتے
وگوں کو میر کرتے ہے جب ہبہ تو

تو ساری جو معاشرہ ہے اور جب بھی لوگ
پرے ہو جاتے ہیں تو پوری امت بر کا ہدایت ہے
فائدہ کا مقام معاشرہ میں دیکھتے ہو سنانے کے حجم
سے طلب ہا ہے۔

وہ میں ہم اسکا دک سیل روائیں کا کہاں تک سد بایب
کر سکتے ہیں، ہمکس طرفت ایک دھنال بن سکتے ہیں جس
سے ہمارے بھائی اور نپک گمراہ کرنے والوں کی تلواروں
نے ایک نہ سکنے کے خلاف تھا۔

یہ اور سے غلام و اقوادی اکیلے اسی جماعت کی خواہ
میں کر دیتے جائیں جو دین و دنیا کے حالت میں اخیں
یہ علوم ہوکر دنیا سے کیجئے آنحضرت کا نام لیا باسلت
ہے؛ وہ یعنی ان کی کہ جدید افکار و فنون را
گوئی سانظر یہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے اور کوئی

چند سطر میں گوش لے کر کتنا ضروری سمجھتے ہیں جو اس بیجا ری
اور اس کے علاج کے سبقتے میں بدگلار جوں گی یہ بلت
سمی ذہن میں کسی ضروری ہے کہ الحاد دمرا بھی کی آنک
سر سے بچتا یا تو ایک امر محال ہے جب کہ تجربات
اور تاریخ و احوال سے دلنشت ہے لیکن اکثر مسلمانوں کو
اس سبقتے سنجات والا ناکوئی امر محال نہیں اگرچہ

بہت بی مشکل اور دشوار ہے لیکن عزم مصمم جب کہ
اخلاص پر بنی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی نصرت دتا یہ
حاصل ہوتی ہے اوسی سے مشکل آسان ہو جاتی ہے
اسلام کی نصرت دتا یہ کیلئے کربلا ہو جانا ،
ایک اہم فرائیں ہے جو بہت اجر و ثواب کا باعث ہے۔
اور ہر یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کی ایک
جماعت اگر اتحاد کو نیت دناؤ د کرنے اور اپنے بھائی
بٹا کو ایک علمدار سے خفات دلانے کے لئے مکرمہ

(۲) احادیث کا سب سب طرف نکر کا احمد
ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اس لئے ہمارا
کو جو دنیا دینی مسلم کے اداروں میں بڑھ دے جائے
یہ جانتا فخر رکیا ہے کہ مسلم دینی و دنیا دین
طرف نکر میں بہت زیادہ غرق ہے، پہلے کی وجہ
ایمان دینکریں ہے جیسا کہ انہوں نے اپنے کتاب میں
ختم کیا ہے وہنیں یوم من باللہ یہد قلب
یعنی ایمان باللہ سے ہم صفات کا مل جوتا ہے
طرح المدرس جاتہ و تعالیٰ اپنے کتاب حکمر کی صورت
بیان کرتا ہے دھرمی المتعینہ نہ کہ
ہذا بیات للناس رہمی المتعینہ
ہی طرح بہت سی آیات، احادیث میں گی جو اسی
مبنی پر دلالت کرتی ہیں اسی پا پر صواب کی حکایت پر
ظیہر اجمعین سے مردی ہے۔ ”بڑے تھے پر دیکھ

ہو جاتے تو غزوہ صلاح دکا مرانی سے بچنا رہو گی۔
اس فقرہ سے بخات احادیث کے اسباب کے بیان
بکونکر ممکن ہے [ہم اسی مسلم ہو چکا ہے کہ
کشیدہ بختری خوبی درخت
قلم جدید کے ہارس کا بجوس اور یونیورسٹیوں میں
یہ نشوونا پاتا ہے اس لئے بہت زیادہ صفات و
اعتداء کے بھی بھی سختی ہیں، رسے پہلے ان علمی
اداروں کی صلاح کی طرف توجہ دینا ضروری ہے
اور وہ صلاح کامل کے سب سے زیادہ محابر ہی
ہیں اس لئے کہ کیا کارخانے ہیں جہاں وہنیں ڈالئے
ہیں انکار و نظریات نشوونا پاتے ہیں یہ ایسے مرکز ہیں
جہاں قوم دلت کے لئے افراد تباہ ہوتے ہیں جو
کل ان کی نام قیادت و حکومت سنبھالیں گے۔
حقیقت تھی کہ جب قائد درہنما صاحب ہو جائیں

اس قسم کے بہت سے ایسے سیاسی اتفاقیات سے بھری
پڑی ہے جس نے اپنے متشین کو خلاصہ دلگاری کے
خونااؤں کی نذر کر دیا، عبرت دشال کے نہ این سیا
کی لتا۔ تک فی بے جو حسن زب و تمیل کی عصیت
مہنت پر رکان نہ گزرا کے نہ غنائم پر رک

پر بھی سمی، اس دیکھنے لگا تو ایک کھنکھ مٹوپاک لی
تسلی میں نکلا ہوا اور اس سے گمراہ کن شیعیت اور
تبا دکھنے خارجیت وجود پیدا ہوئیں اس قسم کی دوسری
خواہ تذکرہ کر کر کے دیکھ دیا جائے۔ سنبھل دو جھوڑ جائے

یہ مصراو و ترکی کا انقلاب بھی اس کی دلخیل مثال ہے یہ
دو نوں انقلابات قومیت اور دینیت کے بنیاد پر
وجود پیدا ہوئے اور اسی اور زرعی و مخلال کا سبب ہے
یہ دو نوں انقلابات دو غیر معمولی ثابت ہوئے جن سے

سارا عالم اسلام دو چار ہے کوئی صحی دینی بصارت اور اسلامی بصیرت وال مخصوص اس سے نادائق نہیں ہے یہ مخصوص اس لئے ہے کہ قومیت کا نظریہ اسلامی تبلیغات کے خلاف ہے انسی اور علمی حیث کو جاہلی حیث کہنا زیادہ مناسب ہو گا۔ قرآن کریم نے اس کی برائی اور اس سے فدایکی نا راضگی کا بہت واضح اعلان کر دیا۔

وَإِذْ جَعَلَ الْأَذْيَنَ كَفُورًا فِي قُلُوبِهِمْ
الْحَمِيمَةَ حَمِيمَةَ الْجَاهْلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
كَيْتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الرَّوْمَانِينَ
رَالْزَّهُمْ مِنْ كُلِّهَا التَّقْرِئِ وَكَانَ رَاحِقٌ
بِمَا رَأَهُ لَهَا وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
الْخَادِرُونَ ذُنُوقَ كَفَارٍ جَنِيَّاً وَأَخْلَقَ
نَاسَ تَكَبَّرُوا مَوْلَانَهُمْ كَفَافِيَّاً

سبحات فی راه و اسباب پر گفتگو کرنے کے

بندہ اب ہم ایک ایسے سال پر بحث کریں گے اور دوسرے
اس غیر معمولی سے نجات کی راہ کیا ہے بھلی روایت کے ان
تبادلہ کن تحریراں سے ہم اپنے فونہماں کو کیسے بجا میں ؟
اس آتش کردہ سے ان غیب نجات دلانے کے لئے ہم کون
سارا سے پناہیں ؟ اپنے ان بیٹیوں اور بھائیوں کو
جو الحاد کے تاریک پر خطر دادی یہ سچے گروہوں

پھر ہے یہیں، روشنی کی کرن کیسے دکھائیں؟
اس سوال کا جواب بہت آسان ہے یعنی ان انسان
کا ازالہ ہم کو فنایہ دکار مرانی کے ساتھ سے ہمکار
کر دے گا لیکن اس محل جواب سے کوئی نتیجہ نہیں نکلا
اور نشانگانِ علم کی ذکری سیرابی بھی نہیں ہوتی ہے
اس لئے کہ اکثر نہ کوڑہ اسباب بہت زیادہ جدوجہد اور
محنت و مشقت کے طالب ہیں جو اس وقت ہلتے
بس میں نہیں مثلاً یہ کہ ہم مستشرقین کے ہاتھ نہیں
لے سکتے کہ انہیں کو اتنا کم اور کم حرکتوں سے باز کر دیں

سلسلہ کیلئے ۲۵، جولائی ۱۹۴۴ء کا تحریر حات ملا خط (۶۰)

الحاد و راس کے ابیاب و محرکات

خیریہ مولانا محمد اسحاق حما۔ ندوی سندھیلی ۱۴۷

<p>مر عوب ہوتے ہیں، آسانی سے ان کے جال میں ٹھپنے جاتے ہیں اور اپنے دین حق سے برگشناہ ہو کر ان کی باطل دعوت کو قبول کر کے اپنے آپ کو تعمیر ملا کت ہیں ڈال دیتے ہیں، کیونکہ ٹاؤن کا طبقہ تو تفضل حرفت یہی نہیں ہے بلکہ کبھی کبھی یہ بھیڑیے بکریوں کے بادے میں نظر آتے ہیں وہ اپنے دل کے پوشیدہ عزائم کا انہمار نہیں کرتے اور نہ علی الاعلان ترک دین اور قبولِ دہراتی کی دعوت ریتے ہیں بلکہ مسلمانوں اور تمام ادیانِ دالوں کو شکار کرنے کیلئے وہ نہ نئے نئے جال لاتے ہیں وہ پیٹ اور کمٹے کو</p>	<p>اسلام دشمن یہود و نصاریٰ آٹھواں سبب: کی خواہش ہے کہ مسلمانوں کو راہِ حق اور صراطِ مستقیم سے گمراہ کر دیں یہ نہیں دعا دوت تو اسی دن سے چلی آئی ہی ہے جس دن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور آج اس پر صدیاں گزر چکی ہیں لیکن ارشتر اکیت جس پر ابھی دو صدیاں بھی نہیں گزر رہی ہیں، اسکی یہودیت کی شاخ بہت اور دینی حیثیت سے امتِ مسلمہ کے لئے اس سے کہیں نما دہ مضر ہے۔</p>
--	---

اس اشتراکیت کا باقی بھی ایک یہودی ہی
اول مارکس ابتداء میں یہودی ہی تھا پھر اس نے
دہربیت یعنی انکار وجود خالق کا اٹھا کر لیا یہ تو نہیں
کہا جاسکتا کہ اس کا اعلان نفاق پر مبنی تھا یا
کفر تھا، کچھ بھی ہو دونوں کا مآل کفر ہی ہے،
لیکن میرا خیال یہ ہے کہ یہودیت سے تبرأ اور
وجود خالق کا انکار اس نے ناقاٹا ہی کی تھا تاکہ
اس طبق مسلمانوں کو مراد مستعیم سے گمراہ کر سکے
اور عیاشیوں کی گمراہی کو ادزیا دہ بڑھا دے
کچھ بھی ہو لیکن سارے ناد کی چڑھاتیں کی یہودی
سرشست ہی ہے ہم بعض عالم دین فضلاً کے قول
کو ملنے پر مجبور ہو جاتے یہی کر دنیا کے سات
ناد کا سرچشمہ یہود ہی ہیں اور تاریخ سے اس
کی شہادت بھی ملتی ہے۔

بہر حال اسٹریٹ کی کمپنیٹ دہریت والی حادثہ کا اعلان کرتے ہیں اور اسکی کمی ادھوت دیتے ہیں تکام ادیان سے انکار رکھتی کہ اجنبی بدبیات میں موجود حق بتا رک دنیا کے انکار کا پہنچا م دیتے ہیں اور اسکی طرح اسلام مسیحیت اور سارے ادیان کو ایک میمار پر کشیتے ہیں، اور ہمارے لیعنی وہ نوجوان بیویوں سے ناوارقق نہ صلیماً درکی تربت سے محروم اور ان گھوون کی پالبازیوں اور تجویش صفت اڑیوں سے

قابلِ توجہ مسئلہ

(سلسلہ کتبہ ۵۷) میر نسٹہ کاشوارہ ملٹری کریسی -)

شہزاد (بج)

سنکرت کے ذریعہ ہندو دیو مالا، ہندو ندہ بہب
اور کلمگار کی معتلیم

یو پی گورنمنٹ سنکرت نزبان
کوئی نامی فارم مولے میں شائع
بادیات دانش کروائی ہے کہ سنت
دانی فارم مولے میں سنکرت نہیں
تھی سنکرت کا کامیکل نہیں
اس کا شمار جو نزبان میں نہیں پڑتا
لہذا سنکرت ملک میں اور کامیکل
میں شمار نہیں ملک میں مختلف مذاہ
کی عبارت اور دعا کے طریقے الگ
الگ ہیں، دعاوں کا تلقین اکثر
ذہب کی بنیادی عقائد پر کیے قائم
چند نمونے نئے دئے جاتے ہیں۔
سنکرت میں اکابری مخصوص ہندو
مذہب کی تدبیح زبان ہے، سنکرت
کی اکابری میں زیادہ اسباق ہندو
ذہب اور اس کے مخصوص ملکیجہ سے
بھروسے ہوتے ہیں۔

وغیرہ سب نیازیں سہارا کلیان
(بجا) کریں، بخچی، جواہر، منتریا
لکھ دخت، شش اب، دھن، قنتر
چاند، کامد، میں گاشے، ارادت
ہاتھی، انجنا وغیرہ، سات منہ والا
کل کتابیں میں شامل ہیں ان سے دفات
آپ پر شردا، گھوڑا، دشکا دھنس
سنکرت کی آڑ لیکن خالی
ہندو ندہ بہب ہندو پکڑا دہندو دیوالا
کا قلم مخصوص ہے جو سنکرت میں
دیے ہوئے بنیادی حقوق کے بالکل
خلاف ہے، سنکرت کی مظلومیت
کتابوں کے انتباہ سنتیوں اے۔
ایڈ علیجن پر مخفی کے بدمان
کے دو کیمیا دیے جاچے ہیں مرغ
چند نمونے نئے دئے جاتے ہیں۔
سنکرت میں اکابری عمر زبان
سے شروع ہوتی ہیں، مختلف مذاہ
کی عبارت اور دعا کے طریقے الگ
الگ ہیں، دعاوں کا تلقین اکثر
ذہب کی بنیادی عقائد سے ہوتا
ہے، سنکرت کی مظلومیت کتابوں
یعنی سنکرت ملک میں اگر مدارے
مظلوم ہوں اسکوں اور کامیکل
میں شمار نہیں کی جاتے۔ تیری میں زبان
میں اردو یا کوئی اور زبان پڑھانی
جادے۔ اس ستم کے اعلانات۔
مشینل ہیر الٹا درود سے اجراءات
میں بار بار شائع ہو چکے ہیں، تو کیا ادا
مودھ نہار اپریل میں ستھ رصوفیا پر
ید اکٹا علان ہو چکا ہے کہ کامیکل
زمان کو جدید نزبان کا بدل نہیں کیا
جاوے۔ آئندہ بار گورنمنٹ
آٹ ایڈیا کی طرف سے جہدیات
زمان کو جدید نزبان کا بدل نہیں کیا
جاوے۔ آئندہ بار گورنمنٹ
آٹ ایڈیا کی طرف سے جہدیات
جباری پوچھی ہیں، مگر ان نام ہبنداد
ہدایات پر عمل در آمد نہیں ہوتا۔
اس سلسہ کی ساری کہدایات روی
کی وکری میں ڈال دی جاتی ہیں۔
جور نجک جوالی ۱۹۴۶ء اور توکی آزاد
منڈپ مار جوانی سٹوڈی میں شائع
ہوئے ہیں، گورنمنٹ اپنے اعلانے
یہ اکابری کیا ہے کہ مکر نہیں
باز پس نہیں ہوتی جو اردو کی
جسے ہوتے چلتے پڑھتے اور
ندن بس نام کے باعچوں میں ہوتے
ہے دیگر تسمیہ کے دیو درخت،
او دودھ داسے درخت، اور
سرگ (بیشت) میں خوبصورت
ترجمہ۔ کھلنے کی روز پوچھا کرد
سنکرت ملک ماحصل اول
مہمن ۲۰ اپریل ۱۹۴۷ء
ترجمہ۔ باولوں کو سجا جانا۔ آنکھوں
کی حیثیت افقاری میں مضمون کی
نہیں بلکہ لازمی مضمون کی ہو گئی
کوئا اوری، زندگی، مدد، سرستی،
اور دیوتاؤں کی پوچھری، کافری، مرجح
سے کرتا چاہیے۔
سنکرت ملک ماحصل اول
وغیرہ پالائے بھروسے سندر

حدادا فظر

پریستہ الشای بارہ بنا کوئے ۔

عالیتے صفات ہوئیا لے ساتھیوں اے اعزاز ہی نظر
الوادعے نشستے مخفف ۱۲۶۱ ستمبر ۱۹۶۶ء
بِ بر فضیل شنبہ میر پیش کی گئے ہیں ۔

چھوٹا بھائی مراغیات الدین یک بیک کہہ ہمغا خدا حافظ
سخ پر منان کے ہے کتنا غم بھس کر لیکن کہا خدا حافظ
چودہ ہر ہی ہوں کر ہوں خلیل محمد سبے رشتہ مراغا خدا حافظ
بھائی اجمل رضا شہاب الدین اطہر یا وفا خدا حافظ
اس آئے مجھے ولی اللہ سہن کے کہا ترا خدا حافظ
لب پوشاو بھی چوٹ پری میری ہر ہر خطا خدا حافظ
الوادعے معین صدقیتی اے حسن محاوی، خدا حافظ
میکے اقبال اور محی الدین ہدم و سہنوا، خدا حافظ
بھائی آدم ہوں یا کہ یون ہوں ہونگے سب ہی خدا حافظ
بھائی عبد الجبیر و ما وردی آہ! فضلہ، ہیوں پ آن سکا صرف دل نہ کہا خدا حافظ
اے ظہور و حیداب رخصت اف جدائی ترمی کلیم الدین اے خلوص آتنا خدا حافظ
بوزصر ہوں کہ ہوں روف احمد سکے دل کی صدرا خدا حافظ
بھائی سہراب اور حکیم و امیں نبے مل کر کہا خدا حافظ
کس کی آواز یک بیک آئی اے کلیم خدا، حدادا حافظ
محترم بے ہی ولی اعظم کہتے کہتے ہے ذرا خدا حافظ
بولو بولو امصطلفی سیاری کہدیں ہی ذرا خدا حافظ
بھائی صدقی و مولوی منظور شمس دیں ہے کوئی امام الدین ساتھیوں واہ وا خدا حافظ
اپنے بھائی پریستہ سے کہیے! شاعر خوشنوا خدا حافظ
لے مجھ نام مغل ارسلان ہے۔ نے نام کیم الشربے۔ ۱۷ نام عبدالرؤف خان ہے۔

۱۹۶۷ء میں مکمل تاریخ

درجات ثانویہ

مبتدا درجہ سوم ناقہ کامیاب اول	مبتدا درجہ سوم ناقہ کامیاب دوم	مبتدا درجہ سوم ناقہ کامیاب اول	مبتدا درجہ سوم ناقہ کامیاب اول
۱۔ افساد احمد	۲۔ عبدالرحمن بنت	۳۔ سید طاہر	۱۔ افساد احمد
۲۔ افراط احمد	۴۔ محمد سعیل	۵۔ سید محمود حسن	۲۔ افراط احمد
۳۔ زبیر احمد	۶۔ محمد احمد	۷۔ سراج الحق	۳۔ زبیر احمد
۴۔ محمد صبیب	۸۔ محمد فتحیان	۹۔ محمد عاصم	۴۔ محمد صبیب
۵۔ محمد تقیم	۱۰۔ مسید افتخار	۱۱۔ انسیں احمد	۵۔ محمد تقیم
۶۔ محمد اشٹہ	۱۲۔ عبد اللہ	۱۳۔ محمد شیب	۶۔ محمد اشٹہ
۷۔ عبید الرحمن	۱۴۔ اصرع علی	۱۵۔ عبد الالہ	۷۔ عبید الرحمن
درجہ اول ترول نمبر			
۱۔ محمد رحمت علی	۲۔ کامیاب اول	۳۔ محمد فاروقی	۴۔ کامیاب اول
۲۔ قاسمی عبد اللہ	۴۔ محمد اشٹہ	۵۔ قاسمی عبد اللہ	۶۔ محمد اشٹہ
۳۔ محمد رئیس	۶۔ محمد عاصم	۷۔ محمد عاصم	۸۔ محمد عاصم
۴۔ محمد احمد	۸۔ عبد الواحد	۹۔ عبد الواحد	۱۰۔ عبد الواحد
درجہ سوم ناقہ	درجہ سوم ناقہ	درجہ سوم ناقہ	درجہ سوم ناقہ
۱۔ محمد شیم	۲۔ شمسیم احمد	۳۔ محمد شیم	۴۔ محمد شیم
۲۔ شمسیم احمد	۴۔ ابو سعد	۵۔ محمد آفاق	۵۔ محمد آفاق
۳۔ نثار احمد	۶۔ ولی حسین	۷۔ عقیل احمد	۶۔ عقیل احمد
۴۔ نسیم احمد	۸۔ طیب حسن	۹۔ سراج احمد	۷۔ سراج احمد
۵۔ محمد رفیق	۱۰۔ عبد الحمید کشمیری	۱۱۔ محمد سلیمان	۸۔ محمد سلیمان
۶۔ منظور احمد	۱۲۔ عقیل احمد	۱۳۔ محمد مدنی	۹۔ منظور احمد
۷۔ عطیہ بیگم	۱۴۔ سراج احمد	۱۵۔ محمد فتحیان	۱۰۔ عطیہ بیگم
درجہ دوم اشنازی	درجہ دوم اشنازی	درجہ دوم اشنازی	درجہ دوم اشنازی
۱۔ عدالت خاون	۲۔ مسید احمد	۳۔ عدالت خاون	۴۔ مسید احمد
۲۔ عدالت خاون	۴۔ عصیان	۵۔ عدالت خاون	۶۔ عصیان
۳۔ مسید احمد	۶۔ عصیان	۷۔ عدالت خاون	۸۔ مسید احمد
۴۔ عصیان	۸۔ عصیان	۹۔ عدالت خاون	۱۰۔ عصیان
درجہ سوم اشنازی	درجہ سوم اشنازی	درجہ سوم اشنازی	درجہ سوم اشنازی
۱۔ عصیان	۲۔ عصیان	۳۔ عصیان	۴۔ عصیان
۵۔ عصیان	۶۔ عصیان	۷۔ عصیان	۸۔ عصیان
۹۔ عصیان	۱۰۔ عصیان	۱۱۔ عصیان	۱۲۔ عصیان
۱۰۔ عصیان	۱۲۔ عصیان	۱۳۔ عصیان	۱۴۔ عصیان
۱۱۔ عصیان	۱۴۔ عصیان	۱۵۔ عصیان	۱۶۔ عصیان
۱۲۔ عصیان	۱۶۔ عصیان	۱۷۔ عصیان	۱۸۔ عصیان
۱۳۔ عصیان	۱۸۔ عصیان	۱۹۔ عصیان	۲۰۔ عصیان
۱۴۔ عصیان	۲۰۔ عصیان	۲۱۔ عصیان	۲۲۔ عصیان
۱۵۔ عصیان	۲۲۔ عصیان	۲۳۔ عصیان	۲۴۔ عصیان
۱۶۔ عصیان	۲۴۔ عصیان	۲۵۔ عصیان	۲۶۔ عصیان
۱۷۔ عصیان	۲۶۔ عصیان	۲۷۔ عصیان	۲۸۔ عصیان
۱۸۔ عصیان	۲۸۔ عصیان	۲۹۔ عصیان	۳۰۔ عصیان
۱۹۔ عصیان	۳۰۔ عصیان	۳۱۔ عصیان	۳۲۔ عصیان
۲۰۔ عصیان	۳۲۔ عصیان	۳۳۔ عصیان	۳۴۔ عصیان
۲۱۔ عصیان	۳۴۔ عصیان	۳۵۔ عصیان	۳۶۔ عصیان
۲۲۔ عصیان	۳۶۔ عصیان	۳۷۔ عصیان	۳۸۔ عصیان
۲۳۔ عصیان	۳۸۔ عصیان	۳۹۔ عصیان	۴۰۔ عصیان

درجہ ستم (اول عربی)

رول نمبر نام طالب علم ڈویزن پوزیشن

باقی اموی خلافت کا

۱۳۔ محمد عثمان
۱۴۔ محمد عثمان
۱۵۔ جیل بیگ
۱۶۔ شیم احمد
۱۷۔ سوم

۱۸۔ عبد المننی
۱۹۔ محمد باشمش
۲۰۔ رست خاں
۲۱۔ محبوب احمد
۲۲۔ ارشاد احمد
۲۳۔ محمد عثمان
۲۴۔ محمد عثمان

کا دیجسے پر دیوالی سخت متفکر ہوئے
کہ آغا صلی جبراہی ہے؟ ہم دیکھو
ہے کہ کچھ تھے تھے ایک آدمی کی فحص کوں کی
ہے کی ریگ کی بھی ہوئی ہیں اور حون ہے کہ بندیوں
کا نام نہیں لے رہا ہے، مکھی کے جانے، لگوں
کا لید اور نہیں کے نکڑے وغیرہ بہتر کیا
کنگریب بیکار، مریض کی ایسی حالت وغیرہ کو جو
سے پہنچا تو میں نے اپنے والوں کی خواست
کی کہ آپ ہی اسی بیچارے کی کچھ مدد کیجئے ہیں
کہ بندیا اور ایک بڑی معرفتو پری سے اسٹرے کی
کر بندیا کہ مریض کی آدمی جان نکل گی۔ پھر اسے
پھر بندیا پرے جانیکا مشورہ دیا، اس کے احتجاجے
وہاں اُسے کارے پرٹا جائیا کچھ اس اذان سے کہ اس
کا بازو نہ ستم تک پاٹی میں ڈوبا رہے دیکھ
جاح کیلئے اپنے دیکھ کارٹ کرنے کے مقصد کیا
بھائی سخت پدایا کہ دیکھ کارٹ کرنے کے وقت کے علاوہ
انہیں سخت پدایا کہ دیکھ کارٹ کرنے کے وقت کے علاوہ
اس کا زخمی باز و پانی سے چدا کیا جائے، پانی
اگر تم موت کا خوش میریس کر دو تو صرف چند دفعوں
کیلئے اس حصہ کو باہر نکال سکتے ہو، شام کے مریض
نہر پر پڑا رہا اسکے بعد اسے اٹھو کہ اس کے اپنے
مکان پر پہنچا دیا اسی پدایت کے ساتھ کہ پاٹے
دان تک یہ پٹی کھنے دیا ہے، عینکی کہنا پے کوچھ
وہ جب مریض کا بازو و بیٹ پورچ گیا اور تکلیف
تا خابی برداشت حد تک پہنچ گئی تو والے تے
پٹی کا کاڈا ذرکر کر دیا اور ساتھ یہ کچھ پدایت کردی
کہ موت بہر حال اس درم سے دیا دہ قیچے نہ ہے
جب پاٹے دن گزر گئے تو پٹی کوں گئی۔

باقی

ایک پڑھو پہنچتے ملکھ کرتے
شاہی بر قری بر لیں
میں جسمی اک دفتر تیر جات شہر غفرانی
دارالعلوم تھوڑہ اعلیاء سے شائی کیں

۱۱۔ امام البخاری
۱۲۔ میضیں احمد
۱۳۔ محمد عثمان
۱۴۔ محمد عثمان

۱۵۔ محمد عثمان
۱۶۔ محمد عثمان
۱۷۔ محمد عثمان
۱۸۔ محمد عثمان
۱۹۔ محمد عثمان
۲۰۔ محمد عثمان
۲۱۔ محمد عثمان
۲۲۔ محمد عثمان
۲۳۔ محمد عثمان

کہ کچھ کچھ تھے تھے ایک آدمی کی فحص کوں کی
ہے کی ریگ کی بھی ہوئی ہیں اور حون ہے کہ بندیوں
کا نام نہیں لے رہا ہے، مکھی کے جانے، لگوں
کا لید اور نہیں کے نکڑے وغیرہ بہتر کیا
کنگریب بیکار، مریض کی ایسی حالت وغیرہ کو جو
سے پہنچا تو میں نے اپنے والوں کی خواست
کی کہ آپ ہی اسی بیچارے کی کچھ مدد کیجئے ہیں
کہ بندیا اور ایک بڑی معرفتو پری سے اسٹرے کی
کر بندیا کہ مریض کی آدمی جان نکل گی۔ پھر اسے
پھر بندیا پرے جانیکا مشورہ دیا، اس کے احتجاجے
وہاں اُسے کارے پرٹا جائیا کچھ اس اذان سے کہ اس
کا بازو نہ ستم تک پاٹی میں ڈوبا رہے دیکھ
جاح کیلئے اپنے دیکھ کارٹ کرنے کے مقصد کیا
بھائی سخت پدایا کہ دیکھ کارٹ کرنے کے وقت کے علاوہ
انہیں سخت پدایا کہ دیکھ کارٹ کرنے کے وقت کے علاوہ
اس کا زخمی باز و پانی سے چدا کیا جائے، پانی
اگر تم موت کا خوش میریس کر دو تو صرف چند دفعوں
کیلئے اس حصہ کو باہر نکال سکتے ہو، شام کے مریض
نہر پر پڑا رہا اسکے بعد اسے اٹھو کہ اس کے اپنے
مکان پر پہنچا دیا اسی پدایت کے ساتھ کہ پاٹے
دان تک یہ پٹی کھنے دیا ہے، عینکی کہنا پے کوچھ
وہ جب مریض کا بازو و بیٹ پورچ گیا اور تکلیف
تا خابی برداشت حد تک پہنچ گئے تو پٹی کوں گئی۔

ایک پڑھو پہنچتے ملکھ کرتے
شاہی بر قری بر لیں
میں جسمی اک دفتر تیر جات شہر غفرانی
دارالعلوم تھوڑہ اعلیاء سے شائی کیں

۱۱۔ محمد عثمان
۱۲۔ محمد عثمان
۱۳۔ محمد عثمان
۱۴۔ محمد عثمان
۱۵۔ محمد عثمان
۱۶۔ محمد عثمان
۱۷۔ محمد عثمان
۱۸۔ محمد عثمان
۱۹۔ محمد عثمان
۲۰۔ محمد عثمان
۲۱۔ محمد عثمان
۲۲۔ محمد عثمان
۲۳۔ محمد عثمان

۱۱۔ محمد عثمان
۱۲۔ محمد عثمان
۱۳۔ محمد عثمان
۱۴۔ محمد عثمان
۱۵۔ محمد عثمان
۱۶۔ محمد عثمان
۱۷۔ محمد عثمان
۱۸۔ محمد عثمان
۱۹۔ محمد عثمان
۲۰۔ محمد عثمان
۲۱۔ محمد عثمان
۲۲۔ محمد عثمان
۲۳۔ محمد عثمان

کہ کچھ کچھ تھے تھے ایک آدمی کی فحص کوں کی
ہے کی ریگ کی بھی ہوئی ہیں اور حون ہے کہ بندیوں
کا نام نہیں لے رہا ہے، مکھی کے جانے، لگوں
کا لید اور نہیں کے نکڑے وغیرہ بہتر کیا
کنگریب بیکار، مریض کی ایسی حالت وغیرہ کو جو
سے پہنچا تو میں نے اپنے والوں کی خواست
کی کہ آپ ہی اسی بیچارے کی کچھ مدد کیجئے ہیں
کہ بندیا اور ایک بڑی معرفتو پری سے اسٹرے کی
کر بندیا کہ مریض کی آدمی جان نکل گی۔ پھر اسے
پھر بندیا پرے جانیکا مشورہ دیا، اس کے احتجاجے
وہاں اُسے کارے پرٹا جائیا کچھ اس اذان سے کہ اس
کا بازو نہ ستم تک پاٹی میں ڈوبا رہے دیکھ
جاح کیلئے اپنے دیکھ کارٹ کرنے کے مقصد کیا
بھائی سخت پدایا کہ دیکھ کارٹ کرنے کے وقت کے علاوہ
انہیں سخت پدایا کہ دیکھ کارٹ کرنے کے وقت کے علاوہ
اس کا زخمی باز و پانی سے چدا کیا جائے، پانی
اگر تم موت کا خوش میریس کر دو تو صرف چند دفعوں
کیلئے اس حصہ کو باہر نکال سکتے ہو، شام کے مریض
نہر پر پڑا رہا اسکے بعد اسے اٹھو کہ اس کے اپنے
مکان پر پہنچا دیا اسی پدایت کے ساتھ کہ پاٹے
دان تک یہ پٹی کھنے دیا ہے، عینکی کہنا پے کوچھ
وہ جب مریض کا بازو و بیٹ پورچ گیا اور تکلیف
تا خابی برداشت حد تک پہنچ گئے تو پٹی کوں گئی۔

ایک پڑھو پہنچتے ملکھ کرتے
شاہی بر قری بر لیں
میں جسمی اک دفتر تیر جات شہر غفرانی
دارالعلوم تھوڑہ اعلیاء سے شائی کیں

۱۱۔ محمد عثمان
۱۲۔ محمد عثمان
۱۳۔ محمد عثمان
۱۴۔ محمد عثمان
۱۵۔ محمد عثمان
۱۶۔ محمد عثمان
۱۷۔ محمد عثمان
۱۸۔ محمد عثمان
۱۹۔ محمد عثمان
۲۰۔ محمد عثمان
۲۱۔ محمد عثمان
۲۲۔ محمد عثمان
۲۳۔ محمد عثمان

۱۱۔ محمد عثمان
۱۲۔ محمد عثمان
۱۳۔ محمد عثمان
۱۴۔ محمد عثمان
۱۵۔ محمد عثمان
۱۶۔ محمد عثمان
۱۷۔ محمد عثمان
۱۸۔ محمد عثمان
۱۹۔ محمد عثمان
۲۰۔ محمد عثمان
۲۱۔ محمد عثمان
۲۲۔ محمد عثمان
۲۳۔ محمد عثمان

کہ کچھ کچھ تھے تھے ایک آدمی کی فحص کوں کی
ہے کی ریگ کی بھی ہوئی ہیں اور حون ہے کہ بندیوں
کا نام نہیں لے رہا ہے، مکھی کے جانے، لگوں
کا لید اور نہیں کے نکڑے وغیرہ بہتر کیا
کنگریب بیکار، مریض کی ایسی حالت وغیرہ کو جو
سے پہنچا تو میں نے اپنے والوں کی خواست
کی کہ آپ ہی اسی بیچارے کی کچھ مدد کیجئے ہیں
کہ بندیا اور ایک بڑی معرفتو پری سے اسٹرے کی
کر بندیا کہ مریض کی آدمی جان نکل گی۔ پھر اسے
پھر بندیا پرے جانیکا مشورہ دیا، اس کے احتجاجے
وہاں اُسے کارے پرٹا جائیا کچھ اس اذان سے کہ اس
کا بازو نہ ستم تک پاٹی میں ڈوبا رہے دیکھ
جاح کیلئے اپنے دیکھ کارٹ کرنے کے مقصد کیا
بھائی سخت پدایا کہ دیکھ کارٹ کرنے کے وقت کے علاوہ
انہیں سخت پدایا کہ دیکھ کارٹ کرنے کے وقت کے علاوہ
اس کا زخمی باز و پانی سے چدا کیا جائے، پانی
اگر تم موت کا خوش میریس کر دو تو صرف چند دفعوں
کیلئے اس حصہ کو باہر نکال سکتے ہو، شام کے مریض
نہر پر پڑا رہا اسکے بعد اسے اٹھو کہ اس کے اپنے
مکان پر پہنچا دیا اسی پدایت کے ساتھ کہ پاٹے
دان تک یہ پٹی کھنے دیا ہے، عینکی کہنا پے کوچھ
وہ جب مریض کا بازو و بیٹ پورچ گیا